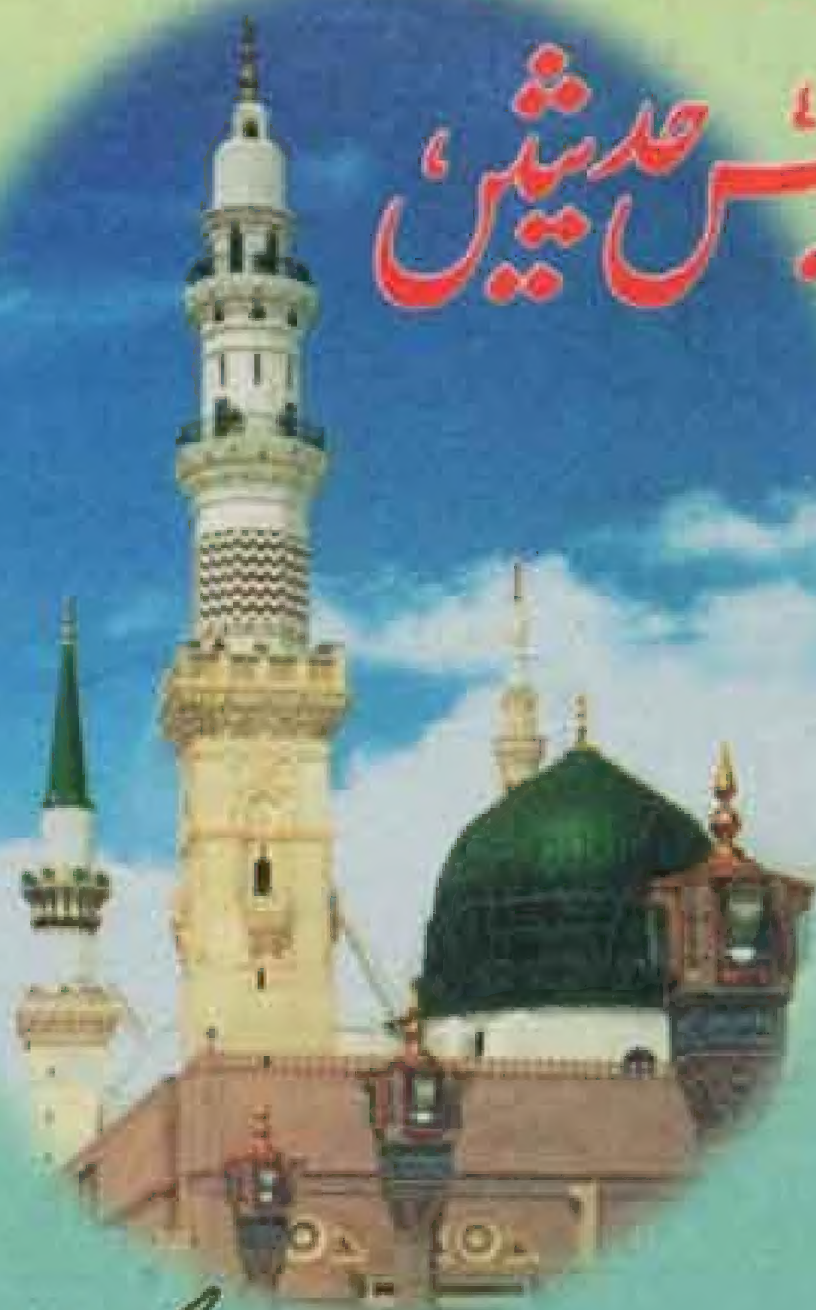


مسنون منشا زکی  
چارسو حدیثیں



علامہ محمد الیاس فصیل

اُسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے  
دیکھتے ہو۔ خدا ہی

صَلَوَاتُ  
اَللّٰهِ عَلَیْکُمْ  
اَوَّیُّہٗنَیْ

# مسنون منشاہ کی چالیس حدیثیں

برائے ایصالِ ثواب

اور

مفت تقسیم کرنے والے حضرات

خصوصی رعایت کے لئے رجوع فرمائیں

پیشانی پبلیکیشنز، کڑہا، قذافی پارک، ڈوبڈار، لاہور



# مسنون منشا زکی چاپیس حدیثیں

مرتبہ  
محمد ایاس مدینہ منورہ



سنی پبلیکیشنز

الرواب مارکیٹ اردو بازار لاہور ۲

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مدینہ منورہ کے پاکیزہ ماحول میں لکھی گئی کتاب "نماز پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو قبولیت عامہ نصیب ہوئی، اور دنیا کے مختلف گوشوں میں رہنے والے مسلمانوں نے اس علمی کاوش کو سراہا۔ ملاحظہ ہو :

○ یہ کتاب مختصر ہونے کے باوجود مسائل نماز پر ایک گنج گرا نمانیہ ہے جو قرآن و حدیث کے موتیوں سے جگمگا رہا ہے، انداز بیان عام فہم زبان سلیس ترتیب، دلکش اور مآخذ مستند ہیں۔

(مولانا سید شیر علی شاہ صاحب دینی ایجوکیشنل ڈوی مدینہ یونیورسٹی)

○ یہ کتاب مسنون نماز کی علمی تصویر ہے اور دلائل شرعیہ سے مزین ہے اہم مسائل نماز کو دلائل کی روشنی میں جاننے کے لیے کتاب کی افادیت مسلمہ ہے۔ (مولانا احمد علی سراج صاحب وزارت اوقاف کویت)

○ قرآن و سنت کی روشنی میں نماز کے احکام و مسائل کو بڑی حسن خوبی سے جمع کیا ہے۔ (مولانا محمد مالک بن جلیبی شیخ الحدیث جامعہ شرفیہ بڑا)

○ اس کتاب سے پیغمبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی صاف اور واضح تصویر سامنے آتی ہے جس سے اہل سنت و جماعت کے فائدہ



پچھلے سے بہات کو سم لے میں مدد ملے لی۔ یہ کتاب دو حمل  
حضرات کے لیے مدنی تحفہ ہے۔

(مولانا اسعد مدنی جانشین شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی، ہندوستان)  
○ یہ کتاب وقت کی پکار، علمی سرمایہ اور ایک نہایت ہی مستند مجموعہ  
ہے۔ استدلال کی قوت کے ساتھ قابل بحث مسائل کو نہایت متانت  
اور سنجیدگی سے نکھار کر پیش کیا گیا ہے۔

(مولانا مقبول احمد صاحب صدر اسلامک شریعت کونسل برطانیہ)  
○ اتنی سلیس، مدلل اور جامع کتاب میری نظر سے نہیں گزری، یہ کتاب  
پاکستان اور ہندوستان کے تعلیمی اداروں میں داخل نصاب ہونی  
چاہیے۔ (مولانا محمد ادریس انصاری صاحب، صادق آباد)

نماز پیمبر کا دوسرا ڈیٹیشن تقریباً تین سو صفحات پر مشتمل ہے لہذا مناسب  
سمجھا کہ اہم مسائل نماز سے متعلق چالیس احادیث و آثار کو مرتب کر دیا جائے  
جنہیں چارٹ کی صورت میں چھاپ کر مساجد میں آویزاں کیا جائے اور جیسی  
ساز میں چھپوا کر تقسیم کیا جائے۔ اشاعت کی عام اجازت ہے۔

محمد الیاس فیصل

لاہور

مدینہ منورہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُكَ يَا أَبَدَ الْأَبَدِ

# مسنون نماز کی چالیس حدیثیں (۴۰)

① وضو کا طریقہ | قَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا

أُرِيكُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا. (صحیح مسلم فصل الوضوء حدیث ۲۳۰)

تیسرے خلیفہ راشد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تمہیں وضو کا  
مسنون طریقہ نہ بتاؤں؟ پھر آپ نے وضو کیا اور تین تین دفعہ اعضا کو دھویا۔

② گردن پر مسح کرنا | عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ يَدَيْهِ

عَلَى عُنُقِهِ وَفِي الْفَلَاحِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (مختصر عجیب ام ۹۳)

سنت احمد مدین عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل



کرتے ہیں کہ جس نے وضو کے دوران ہاتھوں سے گردن کا مسح کیا وہ تمیہات کے دن گردن میں بٹیریاں پہنائے جانے سے بچ گیا۔

(شارح صحیح بخاری علامہ ابن حجر نے تلخیص المجہد میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے، علامہ شوکانی نے نیل الاوطار میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔)

### جراہوں پر مسح کرنا

وضو کے دوران جراہوں پر مسح کرنا جائز

نہیں، چونکہ ایسا کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں، علامہ مبارک پوری نے تحفۃ الأحوذی شرح ترمذی ج ۱ ص ۲۳۳ میں اور میاں نذیر حسین دہلوی نے فتاویٰ نذیریہ ج ۱ ص ۲۲۱ اور مولانا شرف الدین نے فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۴۲۲ میں لکھا ہے کہ جراہوں پر مسح کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

### ③ اوقات نماز

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

صَلَّيْتُ الظُّهْرَ إِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ إِذَا

كَانَ ظِلُّكَ مِثْلِكَ وَالْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ

وَالْعِشَاءَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلَّيْتُ الصُّبْحَ

نَغْبَسَ يَعْنِي الْفَلَسَ (سوط امام مالک ج ۱ ص ۱۰۰ حدیث ۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب تیرا سایہ تیرے برابر ہو جائے تو ظہر کی نماز ادا کرو اور جب یہ سایہ دو گنا ہو جائے تو عصر کی نماز ادا کرو اور آفتاب غروب ہونے پر مغرب کی نماز پڑھ جب کہ عشاء کا وقت رات کے تہائی حصہ تک اور فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کرو۔

#### ④ ظہر کا مسنون وقت | قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا الصَّلَاةَ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ (صحیح مسلم تہجد الباب براد حدیث ۶۱۵)  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جب گرمی زیادہ ہو تو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو چونکہ گرمی کی شدت جہنم کا اثر ہے۔

#### ⑤ عصر کا مسنون وقت | كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَيَضَاءَ نَقِيَّةً (ابوداؤد۔ وقت العصر)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک یہ تھا کہ آپ عصر کی نماز کو دیر سے پڑھتے تا آنکہ سورج صاف اور سفید ہوتا۔



⑥ **فجر کا مسنون وقت** | قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَكْبَرُ لِلْأَجْرِ (ترمذی ما جاز فی الاسفار حدیث ۱۵۲)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ فجر کی نماز اسفار میں پڑھو (جب روشنی ہونے لگے) چونکہ اس کا ثواب بہت زیادہ ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسفار کے وقت فجر کی نماز پڑھتے تھے۔

⑤ **اقامت کے مسنون کلمات** | إِنَّ بِلَالًا كَانَ يُشَنِّي الْأَذَانَ وَيُشَنِّي الْإِقَامَةَ.

(اسناد صحیح) مصنف عبد الرزاق

مؤذن رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان و اقامت دوہری دوہری کہا کرتے تھے۔ مؤذن رسول حضرت ابو محمد ورثہ، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمہ رضی اللہ عنہم کا معمول بھی یہی تھا علامہ شوکانی نے نیل الاوطار ج ۲ ص ۲۲۱ میں اسی کو ترجیح دی ہے۔

⑧ سَرُودھانپنا | كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ الْقِنَاعَ (شامل ترمذی ص ۱۷)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات اپنے سر مبارک پر  
کپڑا رکھتے تھے۔

فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۵۲۵ میں لکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
ہمیشہ سرودھانپ کر نماز پڑھتے تھے۔ نیز مولانا شرف الدین ج ۱ ص ۵۲۳  
پر لکھتے ہیں کہ قصدِ اُٹھاپی آثار کرتے سر نماز پڑھنا اور اس کو اپنا مسلکی  
شعار بنانا خلافِ سنت ہے۔

⑨ کانوں تک ہاتھ اٹھانا | عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ

رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ.

(صحیح مسلم استیجاب رفع حدیث ص ۲۹۱)

حضرت قتادہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔  
وہ فرماتے ہیں کہ آپ نے تکبیر کہہ کر ہاتھوں کو کانوں کی نو تک اٹھایا



① ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا | عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ الشُّنَّةُ وَضَعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ  
فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ الشَّرْقِ (ابوداؤد۔ وضع الیمینی حدیث ۴۶)

چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پیارے  
نبی کی پیاری سنت یہ ہے کہ نماز میں ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھ کر  
ناف کے نیچے باندھا جائے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی یہی منقول ہے۔ (واضح رہے کہ  
جن روایات میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کی صراحت ہے وہ ضعیف ہیں)

② ش | يَقُولُ عَمْرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ  
وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ (صحیح مسلم۔ حجتہ من قال

حدیث نمبر ۲۹۹)

دوسرے خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز میں شناٹ پڑھتے تھے  
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى

بَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ.

①۲ بِسْمِ اللّٰهِ آہستہ پڑھے | عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَبْنَى بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَلَمَّا أَسْمَعُ أَحَدًا  
مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ .

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۹۹ حدیث نمبر ۳۹۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم، خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، خلیفہ دوم  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ  
کے پیچھے نمازیں پڑھیں لیکن کسی ایک کو بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے  
ہوئے نہیں سنا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تسمیہ  
آہستہ پڑھتے تھے۔ علامہ ابن قیم زواہر المعاد میں فرماتے ہیں کسی صحیح صریح  
حدیث سے اونچی آواز سے تسمیہ پڑھنا ثابت نہیں ہے۔



⑬ مقتدی سنے اور خاموش رہے | وَإِذَا قَرَأَ

الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ.

(سورۃ اعراف آیت نمبر ۲۰۴)

ارشادِ ربانی ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سُنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ یہ آیت نماز اور خطبہ کے بارہ میں نازل ہوئی۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۲۸۱) اس حکمِ ربانی کا تقاضا ہے کہ جب امام اونچی پڑھے تو اس کو سنا جائے اور جب وہ آہستہ پڑھے تو خاموش رہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَتَوَكَّمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا وَإِذَا قَرَأَ غَيْرَ الْمَقْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الصَّائِنِ فَقُولُوا آمِينَ. يُحِبُّكُمْ اللَّهُ. (روایت جبریر عن قتادہ)

صحیح مسلم: التَّشَهُّدُ فِي الصَّلَاةِ حَدِيثُ نُمَيْرٍ ۴۰۴۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم نماز پڑھنے لگو تو صفوں کو سیدھا کر لیا کرو، پھر تم میں سے کوئی ایک شخص امامت کر لے، جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، البتہ جب وہ قرآن پڑھنے لگے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہہ لے تو پھر تم آمین کہو۔ اس طرح کرنے سے اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھے گا (حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی یہ الفاظ منقول ہیں، امام مسلم نے اس روایت کو بھی صحیح کہا ہے)

①۴ مقتدی سُوْرۃ فاتحہ نہ پڑھے | عَنْ عَطَاءٍ

ابْنِ یَسَارٍ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ .

(صحیح مسلم: سجود و تلاوة، حدیث ۷۷۵)

حضرت عطار بن یسار نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے ساتھ پڑھنے کی بابت پوچھا تو آپؓ نے فرمایا کہ کسی بھی نماز میں امام کے ساتھ ساتھ قرآن نہ پڑھے۔





تقرارت کافی ہے۔ البتہ جب وہ اکیلا نماز پڑھے تو قرارت کرے۔ خود حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ وغیرہ نہیں پڑھتے تھے۔ (آثار الحسن میں ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے)

①۴ عن جابر رضی اللہ عنہ یقول من صلی رکعة لم یقرء فیہا بأم القرآن فلم یصل الا ان یکون وراء الإمام (حسن صحیح) ترمذی شریف، ترک القراءة

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے ایک رکعت میں بھی سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی، الا یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو تو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے۔ (یہ حدیث حسن صحیح ہے) اسی حدیث کی بناء پر امام ترمذی نے امام بخاریؒ کے دادا استاد امام احمدؒ سے نقل کیا ہے کہ لا صلاة لمن لم یقرء بفاتحة الكتاب والی حدیث تنہا نمازی کے بارہ میں ہے جو مقتدی کو شامل نہیں ہے۔ (ملاحظہ ہو ترمذی شریف)

مندرجہ بالا احادیث میں بڑی صراحت کے ساتھ باجماعت نماز میں مقتدی کو سورۃ فاتحہ پڑھنے سے روکا گیا ہے، لیکن کوئی صحیح مرفوع حدیث ایسی نہیں جس میں صراحتاً باجماعت نماز میں مقتدی کو سورۃ فاتحہ



پڑھنے کا حکم دیا گیا ہو۔

①۸ آئین آہستہ کہے | قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا  
وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ  
فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمْدِهِ فَقُولُوا

اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (صحیح مسلم: اپنی عن مبادرۃ حدیث ۱۵۴)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ امام سے جلدی نہ کرو  
جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین  
کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ من  
حمده کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو۔

مسئلہ آئین میں یہ حدیث بڑی واضح ہے کہ جس طرح امام اللہ اکبر  
اور سمع اللہ من حمدہ اونچی کہتا ہے لیکن سب مقتدی اللہ اکبر اور اللہم  
ربنا لک الحمد آہستہ کہتے ہیں۔ اسی طرح جب امام ولا الضالین بلند  
آواز سے پڑھے تو مقتدی کو آہستہ آمین کہنی چاہیئے۔

## ①۹ نماز میں رفع یدین | عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أُذُنَابُ خَيْلٍ شُمُوسٍ، أَسْكُتُوا فِي الصَّلَاةِ . (صحیح مسلم، الأمر بالسكون حدیث ۴۳۱)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا ہوا کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، گویا وہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں، نماز میں سکون اختیار کرو۔

اس حدیث سے یہ بات واضح ہو گئی کہ جن احادیث میں رفع یدین کرنے کا ذکر ہے وہ اس ممانعت سے پہلے کی ہیں، لہذا اس ممانعت کے بعد اب اُن سابقہ روایات کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔ اسی لیے کسی صحیح حدیث میں یہ صراحت نہیں کہ آخر تک آپ کا عمل رفع یدین کرنے کا تھا۔

②۰ نبوی نماز | قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا أَصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ  
إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ .

(حسن، محمد ابن حزم، ترمذی شریف، ماجار فی رفع، حدیث ۲۵۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ نہ بتاؤں؟ پھر آپ نے نماز  
پڑھ کر دکھائی اور صرف شروع میں رفع یدین کیا۔ (یہ حدیث حسن ہے  
ابن حزم نے اس کو صحیح کہا ہے، احمد شاکر نے بھی صحیح کہا ہے)

②۱ عمل صحابہ | إِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ مِنَ الصَّلَاةِ  
ثُمَّ لَا يَعْوِذُ . (سنن بیہقی، من لم يذكر الرفع، قال الزبیری)

صحیح، قال ابن حجر عساکر ثقات قال یعنی سندہ علی شرط مسلم)

چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کی پہلی تکبیر میں



رفع یدین کرتے تھے بعد میں نہیں۔ (علامہ زیلعی، شارح بخاری علامہ ابن حجر اور شارح بخاری علامہ عینی نے اس روایت اور سند کو صحیح کہا ہے) واضح رہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیگر خلفاء راشدین اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اور دیگر بہت سے صحابہ کا بھی یہی عمل تھا۔ امام ترمذی بھی فرماتے ہیں کہ بہت سے صحابہ کا اس پر عمل ہے۔

## ② جِلْسَ اسْتِرَاحَت

عَنِ ابْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ

وَفِيهِ ثَمَكٌ كَبْرٌ فَسَجَدَ ثَمَكٌ كَبْرٌ فَقَامَ وَلَمْ

يَتَوَرَّلَ۔ (ابوداؤد شریف، من ذکر حدیث ۹۶۱)

حضرت سہل کے صاحبزادہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہہ کر سجدہ کیا پھر تکبیر کہہ کر بیٹھے بغیر سیدھے کھڑے ہو گئے۔ امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن مسعود اور علامہ زیلعی نے تصنیف ج ۱ ص ۲۸۹ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور علامہ ترکھانی نے جوہر النہقی ج ۲ ص ۱۲۵ میں بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہی معمول نقل کیا ہے کہ وہ پہلی اور تیسری رکعت میں سجدہ سے اٹھتے ہوئے بیٹھے بغیر سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے

## ②۳ التحیات

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ: **التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ.** أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمُسَائِلَةِ مَا شَاءَ

(صحیح مسلم ۴۰۲، صحیح بخاری التمشد)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب کوئی تم میں سے نماز میں بیٹھے تو یہ پڑھا کرے: **التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ.** أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، پھر جو دعاء مانگنا چاہے مانگے۔

②۴ | اُنکلی کا اشارہ | کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ يَدْعُو وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى  
عَلٰى فَخْذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخْذِهِ الْيُسْرٰى  
وَ اَشَارَ بِاَصْبَعِيْهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلٰى  
اَصْبَعِيْهِ الْوُسْطٰى (صحیح مسلم صنفہ مجلس حدیث ۵۷۹)

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا کے لیے بیٹھتے تو دائیں  
ہاتھ کو دائیں ران پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے اور اپنی شہادت  
کی انگلی سے اشارہ کرتے اور انگوٹھے کو درمیانی انگلی سے ملا لیتے۔

②۵ | دُرود شریف | قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى  
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ  
اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ  
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى  
اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ



(صحیح مسلم: الصلاۃ۔ حدیث ۴۵)

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم آپ پر کون سا درود شریف پڑھا کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ درود ابراہیمی تلقین فرمایا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ۔

(۲۶) ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا |

ان الزبیر رضی اللہ عنہ راٰی رجلاً رافعاً یدیه قبل ان یضرغ من صلاتہ، فلما فرغ منها قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یرفع یدیه حتی یضرغ من صلاتہ (بخاری شقائق الجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۶۹) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز ختم ہونے سے پہلے ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگ

رہا ہے تو نماز کے بعد آپ نے اُس کو فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تھے (اس کے سب راوی ثقہ ہیں) فتاویٰ اہل حدیث ج ۱ ص ۱۹۱ فتاویٰ نذیریہ ج ۱ ص ۵۶۶ میں بھی ہے کہ یہ دعا شرعاً درست اور مستحب ہے۔

(۲۷) ظہر کی سنتیں | قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافِظٌ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ أَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ .

(ترمذی شریف باب آخر حدیث نمبر ۴۲۸)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت اور ظہر کے بعد چار رکعت مستقلاً پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام کر دیں گے۔

(۲۸) عصر کی سنتیں | قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّحَمًا اللَّهُ، مَرَّأً صَبَّ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعٌ .

(ترمذی شریف ، حاکم فی المستدرک ، حدیث ۴۲۲)

عَنْهَا مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ  
 رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ خُسْنِهِنَّ  
 وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ خُسْنِهِنَّ  
 وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا. (صحیح مسلم صلاۃ اللیل حدیث ۴۳۸)

حضرت عائشہ رضی عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات پڑھتے تھے چار چار کر کے  
 آٹھ رکعت تہجد پڑھتے جن کے حسن اور خضوع کیا کتنا۔ پھر آپ صلی اللہ  
 علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔

③۲ رکوع سے پہلے دُعا کے قنوت | عَنْ عَاصِمٍ

قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ  
 قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ فَقُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَمْ  
 بَعْدَهُ؟ قَالَ قَبْلَهُ قُلْتُ فَإِنْ فَلَانَا أَخْبَرَنِي عَنْكَ  
 أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ كَذَابٌ إِنَّمَا قُنْتَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ



شَهْرًا . ( صحیح بخاری ، لقنوت قبل الركوع )

حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قنوت کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ قنوت ثابت ہے میں نے پوچھا کہ رکوع سے پہلے پڑھیں یا بعد میں؟ آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے۔ میں نے عرض کیا کہ فلاں شخص نے بتایا ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھنے کا کہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اُس نے بہت جھوٹ کہا۔ چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے۔ ( مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ اسی لیے حضرت صحابہؓ بھی رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے )

شارع صحیح بخاری علامہ ابن حجر مفتح الباری شرح بخاری ص ۲۹۱ میں لکھتے ہیں کہ اس موضوع کی تمام روایات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلسل پڑھی جانے والی قنوت رکوع سے پہلے ہے اور اگر کبھی وقتی حالات کے پیش نظر پڑھی جائے تو وہ رکوع کے بعد ہے۔

③ و تروں کے آخر میں سلام پھیرے | عَنْ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَ يُؤْتِي ثَلَاثَ لَا فَضْلَ

فِيهِمْ. ( زاد المعاد منہ )

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعن ایسا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین وتروں کے دوران سلام نہیں پھیرتے تھے۔ علامہ ابن حجر نے فتح الباری شرح بخاری ج ۲ ص ۲۹۱ میں لکھا ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت انسؓ تین وتروں کے آخر میں سلام پھیرتے تھے، درمیان میں نہیں۔

③۳ فجر کی سنتیں | جَاءَ بَنُ مَسْعُودٍ وَالْإِمَامُ

يُصَلِّي الصُّبْحَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ إِلَى سَائِرِيكٍ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ (ربانہ مشقون) مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۵۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فجر کی سنتیں پڑھنی تھیں۔ وہ مسجد میں آئے تو امام نماز پڑھا رہا تھا۔ آپ نے ایک ستون کے قریب دو سنتیں پڑھیں۔ (حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت ابو الدرداءؓ، حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔)

③۴ سنتوں کی قضا | قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتِي الْفَجْرِ  
فَلْيُصَلِّهَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ.

(ترمذی شریف - ماہار فی اعادۃ تہما - حدیث ۴۲۳)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے فجر کی دو رکعتیں  
پڑھنی ہوں وہ سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے۔ (موطا امام مالک میں  
حضرت ابن عمرؓ کا عمل یوں ہی نقل کیا گیا ہے)

③۶ تراویح عہد نبویؐ میں | اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ  
فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ  
النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوْ  
الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدَرَأَيْتُ  
الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ  
إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ قَالَ وَذَلِكَ  
فِي رَمَضَانَ . صحیح مسلم الترغیب فی التراویح حدیث ۱۸۷۱



رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی ایک رات مسجد میں نماز پڑھی اور لوگ بھی آپ کے ساتھ شریک ہو گئے اور دوسری رات شرکار کی تعداد بڑھ گئی تو تیسری یا چوتھی رات آپ تراویح کے لیے مسجد میں آئے اور صبح کو فرمایا۔ میں نے تمہارا شوق دیکھ لیا لیکن خود اس لیے نہیں آیا کہ یہ نماز تم پر رمضان میں فرض نہ ہو جائے۔

علامہ شوکانیؒ فرماتے ہیں کہ اس سلسلہ کی تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کی تمام راتوں میں باجماعت نماز پڑھنا نیز تراویح کی تعداد اور اس میں قرآن پورا کرنا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں اور بعض لوگ جو تہجد اور تراویح کو ایک سمجھ کر تہجد والی احادیث سے تراویح کی تعداد مقرر کرتے ہیں وہ صحیح نہیں، چونکہ خود سونامشا اللہ امرتسریؒ نے اہل حدیث کا مذہب ص ۹۳ پر لکھا ہے کہ تراویح اور تہجد کو ایک کہنا پھڑالویوں کا مذہب ہے جس پر کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ دلائل سے یہ چیز ثابت ہے کہ تراویح اور تہجد دو علیحدہ نمازیں ہیں۔

② تراویح خلافت راشدہ میں | عہد صدیقی کا معمول

حسب سابق رواج عہد فاروقی میں پورے رمضان باجماعت ہیں تراویح

میں مکمل قرآن سنانے کا عمل شروع ہوا جس پر تمام صحابہؓ کا اتفاق ہے  
 پھر عہد عثمانی و عہد علوی سمیت آج تک اُمتِ اسلامیہ اسی پر عمل پیرا  
 ہے اور آج تک حرمِ مکی شریف میں بیس تراویح پڑھی جاتی ہیں جبکہ مسجد  
 نبویؐ میں کبھی بھی بیس سے کم تراویح نہیں ہوتیں اور اب بھی بیس تراویح  
 ہی ہوتی ہیں، پھر تعجب ہے کہ بعض لوگ پورا رمضان تراویح پڑھنے،  
 باجماعت پڑھنے اور مسجد میں پورا قرآن ختم کرنے میں عہدِ فاروقی اور  
 اُمتِ اسلامیہ کے ساتھ ہیں لیکن تراویح کی تعداد میں علیحدگی اختیار  
 کرتے ہیں۔ آخر کیوں؟

عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرْمَانَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ  
 فِي زَمَانِ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رَمَضَانَ  
 بِثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ رَكْعَةً (موطا امام مالک ماجار فی قیام رمضان)  
 حضرت یزید بن زومان فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عمرؓ  
 رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیس تراویح اور  
 تین و تر پڑھتے تھے۔

۱۰ | تکبیراتِ عیدین | کَیْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ  
فَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا  
تَكْبِيرَةً عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذِيفَةُ صَدَقَ

(ابوداؤد شریف، تبکیر فی العیدین حدیث ۱۱۵۳)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کتنی تکبیریں کہتے تھے تو انھوں نے  
بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کی طرح چار تکبیریں کہتے تھے۔ حضرت  
حذیفہؓ نے بھی اس کی تصدیق کی۔ امام ترمذیؒ نے حضرت عبداللہ بن  
مسعودؓ اور دوسرے بہت سے صحابہؓ سے بھی یہی نقل کیا ہے۔

(۳۹) مُسَافِتٍ قَصْرٍ | كَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يَقْصُرَانِ وَيَفْطُرَانِ فِي  
أَرْبَعَةٍ بُرْدٍ وَهِيَ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخًا. (صحیح بخاری)  
فی کم یقصر لصلاة

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ  
عنہم چار برد کے لیے سفر میں نماز قصر کرتے اور روزہ افطار کرتے



تھے اور چار برد سولہ فرسخ (۲۸ میل) ہوتے ہیں۔ مولانا شرف الدین نے فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۲۸۲ میں لکھا ہے کہ جمہور محدثین کا مسلک یہ ہے کہ اڑتالیس میل مسافت قصر صحیح ہے، نو میل غلط ہے۔

④ **مُدَّتِ قَصْر** | قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ أَقَامَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا اتَّخَذَ الصَّلَاةَ (ترمذی شریف فی کتبہ حدیث) <sup>۵۲۸</sup>  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس مسافر نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی وہ پوری نماز پڑھے گا۔

تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو کتاب :

**نمازِ پُرس**  
ﷺ

تألیف — شیخ محمد الیاس نقیل — تقدیم — شیخ محمد شفیع اسعد

ملنے کا پتا

سنی پبلیکیشنز اردو بازار لاہور